

3 ایس سی آر

سپریم کورٹ رپورٹس

923-929

22 فروری 1961

از عدالت الاعظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، آندھرا پردیش

بنام

میسرز ہبی کاجی دادا بھائی اینڈ کو۔

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس - تشخیص کی کارروائی زیر التواء - حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کو منسوخ کر دیا گیا -
جرمانہ، کیا اضافی ٹیکس لگایا جاسکتا ہے - اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر - دائرہ اختیار - تشخیص، کامطلب -
حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ، دفعہ 40 - انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 (XI آف 1922) - فائننس ایکٹ
1950 (XXV آف 1950)، دفعہ 13 -

انکم ٹیکس آفیسر نے پایا کہ جو اب دہندگان کے کھاتوں کی کتابیں ناقابل بھروسہ ہیں اور سال
1946-47 کے مطابق سال 1357 کی آمدنی کا تخمینہ لگانے کے بعد حیدرآباد انکم ٹیکس کے دفعہ 40 کے
تحت جو اب دہندگان کو 22 دسمبر 1949 کو نوٹس جاری کیا۔ ایکٹ یہ بتانے کے لیے کہ ٹیکس کے علاوہ
جرمانہ کیوں نہ لگایا جائے اور 31 اکتوبر 1951 کے ایک حکم نامے کے ذریعے مذکورہ جرمانے کی ادائیگی کی
ہدایت کی گئی۔ ریاست حیدرآباد انکم ٹیکس آفیسر کے سامنے زیر التواء کارروائی کے دوران ہندوستانی یونین کے
ساتھ ضم ہو گئی اور فائننس ایکٹ 1950 کے دفعہ 13 کے ذریعے حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کا اثر یکم اپریل
1950 سے ختم ہو گیا، لیکن آپریشن اس سے پہلے کے ادوار کے سلسلے میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وصولی، تشخیص
اور وصولی کے سلسلے میں اس ایکٹ کو بچایا گیا تھا جس کے لیے انکم ٹیکس کی ذمہ داری انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے
تحت عائد نہیں کی جاسکتی تھی۔ سوال یہ تھا کہ کیا (2) انکم ٹیکس آفیسر کے پاس 31 اکتوبر 1951 کو حیدرآباد انکم

ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 40(1) کے تحت جرمانہ عائد کرنے کا اختیار تھا اور (b) کیا تعین کنندہ کو اس کے خلاف اپیل کرنے کا حق حاصل تھا۔ انکم ٹیکس آفیسر کا جرمانہ عائد کرنے کا حکم اور آیا اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو اپیلیٹ سننے کا اختیار تھا یا ان کا حکم کا عدم تھا۔

انہوں نے کہا کہ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی منسوخی کی تاریخ سے پہلے کے سال کے سلسلے میں حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 40(1) کے تحت جرمانہ عائد کرنے کا انکم ٹیکس افسر کا اختیار ختم نہیں ہوا ہے کیونکہ فائننس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13 کے تحت حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کے ذریعہ لیوی کے سلسلے میں عمل درآمد کیا گیا ہے۔ اپریل 1951 سے پہلے کی مدتوں کے سلسلے میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی تشخیص اور وصولی، جس کے لئے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت انکم ٹیکس کی ذمہ داری عائد نہیں کی جاسکتی تھی، کو بچالیا گیا تھا اور لہذا انڈین فائننس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13(1) کے نفاذ کے بعد جرمانہ عائد کرنے کی کارروائی جاری رکھی جاسکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ انکم ٹیکس افسر کے حکم کے خلاف اپیل اس بنیاد پر کی گئی تھی کہ وہ حکم جاری کرنے کا اہل نہیں ہے، اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس ہے، جن کے دائرہ اختیار کو انکم ٹیکس افسر کی اپیل کے قابل بنانے کے احکامات کو منظور کرنے کی اہلیت سے مشروط نہیں کیا گیا تھا۔ اپیل کی عدالت کی حیثیت سے ان کے پاس حقائق اور قانون دونوں کے سوال پر انکم ٹیکس افسر کے نتائج کی صداقت کا تعین کرنے کا اختیار تھا اور یہاں تک کہ اس کے دائرہ اختیار کے بارے میں بھی کہ اپیل کی گئی تھی، اور اس کا حکم کا عدم نہیں تھا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار : 1960 کی دیوانی اپیل نمبر 434۔

4 اکتوبر 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، حیدرآباد ہائی کورٹ کے

آئی ٹی آر زیر نمبر 116/5 آف 1954-55۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راجا گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔

جواب دہندگان کی طرف سے اے وی وشونا تھ شاستری، ایس این اینڈ لے، جے بی داداچن جی،

رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا شامل ہیں۔

22 فروری 1961ء کو عدالت کا فیصلہ

جسٹس شاہ۔ میسرز بھیکاجی دادا بھائی اینڈ کو۔ جسے بعد میں مشخص علیہ کہا جاتا ہے۔ سابق ریاست حیدرآباد کے علاقے کھممتھ میں ایک آئل مل کے مالک تھے۔ سال 1357 (یکم اکتوبر 1946ء تا 30 ستمبر 1947ء) کے لیے تخمینہ لگانے والوں نے 50,384 روپے کی آمدنی واپس کی۔ انکم ٹیکس افسر نے پایا کہ تخمینہ داروں کے ذریعہ رکھے گئے کھاتوں کی کتابیں ناقابل اعتبار ہیں اور 10 فروری 1950 کے اپنے حکم کے ذریعہ انہوں نے ان کی کل آمدنی کا تخمینہ -/16,313 روپے لگایا۔ انکم ٹیکس افسر نے 22 دسمبر 1949 کو حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت ٹیکس دہندگان کو ایک نوٹس جاری کیا تھا جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ ان پر جرمانہ کیوں نہ لگایا جائے اور 31 اکتوبر 1951 کے حکم کے ذریعہ ٹیکس دہندگان کو ٹیکس کے علاوہ -/42,000 روپے جرمانے کے طور پر ادا کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کی جانب سے اپیل میں اس حکم کی تصدیق کی گئی۔ اپیل میں انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے کہا کہ انڈین فائننس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13(1) کی دفعات کی بنیاد پر حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کا اثر ختم ہو گیا ہے اور چونکہ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت جرمانہ عائد کرنے کا اختیار محفوظ نہیں ہے، لہذا جرمانہ عائد کرنے کا حکم دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا؛

انہوں نے کہا کہ انکم ٹیکس افسر نے جرمانہ عائد کرنے میں غلطی کی ہو سکتی ہے، لیکن انکم ٹیکس افسر کے حکم کے خلاف اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کو کوئی اپیل نہیں کی گئی تھی۔ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی 42(1) مشخص علیہ کو یہ حق دیتی ہے کہ اگر وہ انکم ٹیکس افسر کی دفعہ 40 کے تحت کسی حکم پر اعتراض کرتا ہے تو وہ اپیل کر سکتا ہے۔ دفعہ 40 کا اطلاق ختم ہو گیا۔ لہذا اگر کوئی حکم غلط بنایا گیا ہے تو دفعہ 40 کے تحت نہ تو کوئی حکم ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہے۔ تخمینہ داروں کا دوا کہیں اور ہے، نہ کہ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر سے اپیل کے ذریعے۔

اور اس نقطہ نظر سے اپیل مسترد کر دی۔ تخمینہ داروں کے کہنے پر، ٹریبونل نے مندرجہ ذیل سوالات حیدرآباد میں عدالت عالیہ کو بھیجے تھے:

(1) کیا 31-10-1951 کو وارنٹل سرکل کے انکم ٹیکس افسر کے پاس حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 40(1) کے تحت سال 1357 ایف کی تشخیص کے سلسلے میں جرمانہ عائد کرنے کا اختیار تھا؟

(2) کیا تخمینہ داروں کو انکم ٹیکس افسر کی جانب سے جرمانہ عائد کرنے کے حکم کے خلاف اپیل کرنے کا حق حاصل ہے؟

(3) اگر اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل سننے کا اختیار نہیں ہے تو کیا اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کا حکم کالعدم ہے اور اس لیے انکم ٹیکس افسر کا حکم غلط ہے، حالانکہ یہ اس وقت تک برقرار رہ سکتا ہے جب تک کہ مجاز اتھارٹی اسے کالعدم قرار نہ دے دے؟

ہائی کورٹ نے پہلے اور تیسرے سوال کا جواب نفی میں اور دوسرے سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ ہائی کورٹ نے ریما رکس دیئے کہ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اس اپیل پر سماعت کا اختیار ہے جس میں انکم ٹیکس افسر کے جرمانے عائد کرنے کے اختیار کے سوال کو چیلنج کیا گیا تھا اور اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کا فیصلہ دائرہ اختیار سے باہر نہیں تھا۔ ہائی کورٹ نے تخمینہ داروں کی طرف سے الگ سے دائر کی گئی ایک عرضی پر بھی کارروائی کی جس میں انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ انکم ٹیکس افسر کے جرمانے عائد کرنے کے حکم کو اس نقطہ نظر کے منطقی نتیجے کے طور پر کالعدم قرار دے جو ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر کو جرمانہ عائد کرنے کے اختیارات کی عدم موجودگی کے بارے میں اختیار کیا تھا۔ ہائی کورٹ کے ذریعے جاری کردہ حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ساتھ اس اپیل کو ترجیح دی جاتی ہے۔

ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کو اپیل قابل قبول تھی۔ یہاں تک کہ اگر انکم ٹیکس افسر نے جرمانہ عائد کرنے کا حکم جاری کرنے میں غلطی کی کیونکہ اس دائرہ اختیار کو نافذ کرنے کے لئے ضروری شرائط موجود نہیں تھیں، تو اس کے حکم کے خلاف اپیل اس بنیاد پر اپیل اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس تھی۔ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر ایکٹ کے تحت انکم ٹیکس افسر کے بعض احکامات کے خلاف ایک اپیلیٹ اتھارٹی تشکیل دیتا ہے، اور اس دائرہ اختیار کے استعمال کو انکم ٹیکس افسر کی قابل اپیل احکامات کو منظور کرنے کی اہلیت سے مشروط نہیں کیا جاتا ہے۔ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل کورٹ کے طور پر انکم ٹیکس افسر کے حقائق اور قانون کے سوالوں پر نتائج کی صداقت کا تعین کرنے کا اختیار تھا اور یہاں تک کہ اس کے دائرہ اختیار کے بارے میں بھی کہ اپیل کا حکم جاری کرنا تھا۔

حالانکہ، ہم ہائی کورٹ کی اس بات سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ فائننس ایکٹ 1950 کے ذریعے حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے، منسوخی کی تاریخ سے پہلے کے سالوں کے سلسلے میں

جرمانہ عائد کرنے کا اختیار ختم ہو گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر کے سامنے کارروائی زیر التوا ہونے کے دوران ریاست حیدرآباد کو انڈین یونین میں ضم کر دیا گیا۔ اس کے بعد انڈین مقننہ نے فائننس ایکٹ 1950 نافذ کیا، جس میں دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت جہاں تک یہ مواد فراہم کیا گیا ہے:

انہوں نے کہا کہ اگر یکم اپریل 1950 سے پہلے کسی بھی حصہ بی ریاست میں قانون نافذ ہے۔ انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس سے متعلق کوئی بھی قانون.... اس قانون کا اطلاق اس وقت تک ختم ہو جائے گا جب تک کہ انکم ٹیکس کی وصولی، تخمینہ اور وصولی کے مقاصد کے علاوہ کسی بھی مدت کے سلسلے میں جو پچھلے سال میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت تشخیص کے مقاصد کے لئے شامل نہیں کی گئی تھی۔

واضح رہے کہ دفعہ 13 کے تحت حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ یکم اپریل 1950 سے نافذ العمل نہیں ہوا تھا۔ لیکن انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وصولی کے سلسلے میں اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے کی مدت کے سلسلے میں جس کے لئے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کے تحت انکم ٹیکس کی ذمہ داری عائد نہیں کی جاسکتی تھی، بچا لیا گیا۔ بمبئی پریزیڈنسی کے کمشنر آف انکم ٹیکس اور ایڈن بمقابلہ میسر کھیم چندرام داس کی پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی مشاہدہ کیا:

زیادہ تر انکم ٹیکس ایکٹ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ لفظ "تشخیص" کا مطلب کبھی آمدنی کی گنتی، کبھی قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم کا تعین اور کبھی تخمینہ داروں پر ذمہ داری عائد کرنے کے لئے ایکٹ میں طے شدہ پورے طریقہ کار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ میں بھی مختلف معنوں میں "تشخیص" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ بعض حصوں میں، مثال کے طور پر دفعہ 31 اور 39 میں صرف آمدنی کی گنتی کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے حصوں میں یہ ذمہ داری کے تعین کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور کچھ دوسرے حصوں میں اس سلسلے میں ذمہ داری اور طریقہ کار کو نافذ کرنے کے لئے مشینری کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ فائننس ایکٹ، 1950 کے ذریعے حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کو واضح طور پر ان مدتوں کے سلسلے میں زندہ رکھا گیا تھا جن میں انکم ٹیکس کی وصولی، تشخیص اور وصولی کے مقاصد کے لئے تخمینہ سال شامل ہے۔ ہائی کورٹ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ دفعہ 13 (1) میں لفظ "تشخیص" میں تخمینہ داروں پر ذمہ داری عائد کرنے کا پورا طریقہ کار شامل ہے

لیکن جرمانہ عائد کرنے کے طریقہ کار کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ انکم ٹیکس اور جرمانے کی ادائیگی کی ذمہ داری سے متعلق ہے، جس کا تعلق نفاذ اور وصولی دونوں سے ہے اور اگر مقننہ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کو تمام مقاصد کے لئے زندہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں کسی خاص سال یا تخمینے کے سال کے سلسلے میں جرمانہ عائد کرنا بھی شامل ہے۔ وہ آپریشن کو صرف "لیوی، تشخیص اور وصولی" تک محدود رکھنے کے بجائے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ کہہ سکتا تھا۔ ہائی کورٹ کی نظر میں جرمانے کا نفاذ ٹیکس کی تشخیص، وصولی اور وصولی کے عمل کا لازمی جزو یا واقعہ نہیں تھا۔

ہائی کورٹ نے اس نقطہ نظر پر کاروائی کی کہ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کو انکم ٹیکس کی وصولی، تشخیص اور وصولی کے مقاصد کے لئے بچانے سے ٹیکس ادا کرنے اور ٹیکس کی وصولی کے لئے ذمہ داری عائد کرنے کے پورے طریقہ کار کو بچا لیا گیا تھا، لیکن جرمانہ ٹیکس نہیں تھا، جرمانے کے نفاذ اور وصولی سے متعلق دفعات حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کی منسوخی سے بچ نہیں سکتی تھیں۔

اس نے عدالت سی اے ابراہیم بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر کوٹائم میں اس سوال پر غور کیا کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 44 میں استعمال ہونے والے لفظ "تشخیص" میں تحلیل شدہ فرم کے بارے میں جرمانہ عائد کرنے کا طریقہ کار شامل ہے اور یہ مشاہدہ کیا گیا:

”ان دفعات (انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے باب 1۷ کی دفعات) میں استعمال ہونے والے اظہار تشخیص کا استعمال محض آمدنی کی گنتی کے معنی میں نہیں کیا گیا ہے اور ہمارے فیصلے میں اس بات کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ جب دفعہ 44، یہ کہتا ہے کہ ایسوسی ایشن کے شراکت دار یا ممبران مشترکہ طور پر اور متعدد طور پر تشخیص کے ذمہ دار ہوں گے، اس کا مقصد صرف دفعہ 23 کے تحت آمدنی کے حساب کتاب کی ذمہ داری کا اعلان کرنا ہے اور ٹیکس کے اعلان اور نفاذ کے طریقہ کار کے اطلاق کے لیے نہیں۔ ذمہ داری اور اس کے نفاذ کے لیے مشینری..... دفعہ 28 کے مطابق، اضافی ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری جو کہ مقرر کردہ جرمانہ ہے، تعین کنندہ کی بے ایمانی یا بدتمیزی پر مبنی طرز عمل کے پیش نظر عائد کی جاتی ہے۔“

اس عدالت نے جرمانے کو ایک اضافی ٹیکس کے طور پر سمجھا جو کسی شخص پر اس کے بددیانتی یا مکروہ طرز عمل کے پیش نظر عائد کیا گیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس واجبات اور جرمانے کی وصولی کے لئے الگ الگ دفعات کی گئی ہیں، لیکن ہمارے فیصلے میں ان دونوں ایکٹ کے تحت عائد جرمانے کی اصل نوعیت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ہے۔ نہ ہی ہم اس بات سے اتفاق کر سکتے ہیں کیونکہ سمندری کسٹم

ایکٹ، 1878، انڈین ٹیرف ایکٹ، 1934، لینڈ کسٹم ایکٹ، 1924، سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944، اور انڈین پوسٹ آفس ایکٹ 1898 کے سلسلے میں، جسے فائننس ایکٹ، 1950 کی دفعہ 11 کے ذریعے پورے ہندوستان تک بڑھایا گیا تھا، اور اس سے متعلق دفعات کو شق کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا، اور یہ واضح طور پر فراہم کیا گیا تھا کہ متعلقہ قانون کا پچھلا نفاذ یا کسی ایسے قانون یا کسی بھی تحقیقات کے خلاف کیے گئے جرم کے سلسلے میں کسی جرمانے، ضبطی یا سزا کا حکم دیا گیا ہے، اس طرح کی سزا، ضبطی یا سزا یا اس طرح کی کسی تحقیقات کے سلسلے میں قانونی کارروائی یا مداوا، قانونی کارروائی یا مداوا قائم کیا جاسکتا ہے، جاری رکھا جاسکتا ہے یا نافذ کیا جاسکتا ہے اور ایسی کوئی بھی سزا، ضبطی یا سزا اس طرح عائد کی جاسکتی ہے جیسے کہ ایکٹ منظور نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اس کا مقصد اس سلسلے میں اہل حکام کو جرمانہ عائد کرنے کی کارروائی شروع کرنے یا جاری رکھنے سے روکنا تھا، بھلے ہی حالات اس طرح کے کورس کا جواز پیش کرتے ہوں۔ دفعہ 11 میں بیان کردہ قوانین کی اسکیم اور جو دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (2) کے ذریعے منسوخ کر دی گئی ہیں وہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی اسکیم سے کچھ مختلف ہیں۔ کیونکہ فائننس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ یکم اپریل 1950 سے کام کرنا بند کر دینا تھا، سوائے انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وصولی، تخمینہ اور وصولی کے مقاصد کے، جبکہ دفعہ 14 میں بیان کردہ دیگر ایکٹ کے سلسلے میں جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6 میں شامل دفعات کے مطابق کافی حد تک دفعات نافذ کی گئیں۔ دفعہ 11 میں بیان کردہ ایکٹ کے تحت جرمانے کی کارروائی شروع اور جاری رکھنے کا ارادہ ہے، جبکہ حیدرآباد انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ایسی کوئی کارروائی شروع یا جاری نہیں رکھی جاسکتی ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی ہے کہ فائننس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13 (1) کے نفاذ کے بعد جرمانہ عائد کرنے کی کارروائی جاری نہیں رکھی جاسکتی۔

لہذا اپیل کی اجازت دی جائے گی اور پہلے سوال کا جواب ہاں میں درج کیا جائے گا۔ ہم نے جو رائے اختیار کی ہے اس پر آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں پیش کی گئی درخواست پر کوئی حکم جاری کرنا غیر ضروری ہے۔ اپیل کنندہ اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اپیل کے اپنے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل کی اجازت

